بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD. No. P. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۰ شمارہ ۱۲

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

شرح چندہ

سالانہ	۱۰ روپے
ششماہی	۵ روپے
ممالکِ غیر	۲۰ روپے
فی پرچہ	۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

۲۷ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ — ۲۵ امان ۱۳۵۰ ہش — ۲۵ مارچ ۱۹۷۱ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۲ امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق بذریعہ ڈاک ۱۳ تا ۱۵ امان کی موصولہ اطلاعات درج ذیل ہیں:-

ربوہ ۱۳ امان۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بعد دوپہر کمر کے نچلے حصہ میں کچھ درد کی تکلیف ہوگئی اور ہلکے چکر بھی آتے رہے ـــــ ۱۴ و ۱۵ امان۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی ـــ احباب جماعت بہت سوز اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

★ـــ باوجود علالتِ طبع کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بتاریخ ۱۳ امان مجلس نصرت جہاں کے پروگرام "آگے بڑھو" کے سلسلہ میں مغربی افریقہ جانے والے ۱۳ ڈاکٹروں کے اعزاز میں دی گئی الوداعی تقریب میں شرکت فرما کر ڈاکٹر صاحبان کو قیمتی ہدایات سے نوازا۔ اور تحدیثِ نعمت کے طور پر اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایمان افروز رنگ میں (باقی دیکھئے صفحہ ۲ کالم ۱)

غانا میں لفٹیننٹ جنرل اے۔ اے افریفا کی خدمت میں قرآن مجید کا تحفہ

جنرل موصوف کی طرف سے شکریہ کا اظہار

اخبارات میں اور ریڈیو پر اس خصوصی تقریب کا تذکرہ

مکرم بشارت احمد صاحب بشیر انچارج مبلغ غانا مغربی افریقہ نے حال ہی میں حکومتِ غانا کے سابق صدر کی خدمت میں قرآنِ مجید کا تحفہ پیش کیا۔ جنرل افریفا اِن دنوں لفٹیننٹ جنرل کے عہدے سے ریٹائر ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنا ایک الگ شہر کروبو (COROBO) کے نام سے تعمیر کیا ہے۔ یہ ایک مثالی جدید طرز کا شہر ہے جو اپنی مدد آپ کے اصول پر تعمیر کیا جا رہا ہے۔

جب مکرم بشارت احمد صاحب بشیر ایک وفد کی صورت میں جنرل کی ملاقات کے لئے اس شہر میں تشریف لے گئے۔ تو اس وقت فوجی بینڈ کے ساتھ وفد کا استقبال کیا گیا۔ اس موقعہ پر ایک سادہ اور پُر وقار تقریب ہوئی جس میں جنرل نے کھڑے ہو کر تقریر کرتے ہوئے اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا کہ جب حضرت امام جماعت احمدیہ غانا تشریف لائے تھے تو میں نے ملاقات کے دوران حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تھی۔ اور اگر اب بھی میں زندگی میں اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب نہ ہو سکا تو یہ سراسر میرا اپنا قصور ہوگا۔

تقریر کے دوران انہوں نے قائدِ وفد مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سے درخواست کی کہ وہ جب بھی حضور اقدس کی خدمت میں خط لکھیں تو اُن کی طرف سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ پہنچا دیں۔ اور دُعا کی درخواست کریں۔ اس تقریب کی پریس میں اشاعت کے علاوہ ریڈیو غانا سے بھی خبر نشر ہوئی۔

اس سلسلہ میں غانا کے اخبار THE PIONEER کی اشاعت بابت ۱۵ جنوری میں جو خبر شائع ہوئی ہے اس کا ترجمہ احباب کی خدمت میں پیش ہے۔

"لفٹیننٹ جنرل اے۔ اے افریفا (جو اب سٹیٹ کونسل کے ممبر ہیں) کی خدمت میں مولوی بشارت احمد بشیر امیر اور مشنری انچارج احمدیہ جماعت غانا نے قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا۔ یہ پیشکش اس وقت کی گئی جب جماعتِ احمدیہ کے ایک وفد کے قائد اور جماعت کے امیر غیر رسمی ملاقات کے لئے KATAKYIE (جنرل کا لقب) کے ہاں کروبو شہر پہنچے۔

قرآنِ مجید کا تحفہ پیش کرتے ہوئے امیر جماعتِ احمدیہ غانا نے کہا قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب ہے جو اُس نے ایک نہایت بیش قیمت تحفہ کے طور پر بنی نوع انسان کو عطا فرمایا ہے۔

تحفہ قبول کرتے ہوئے جنرل افریفا نے اپنے جذباتِ تشکر کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ میں اس عزت افزائی کے لئے ممنون ہوں۔ انہوں نے کہا کہ وہ نہ صرف یہ کہ اس تحفہ کو بے نظیر خزانہ یقین کرتے ہیں بلکہ وعدہ کرتے ہیں کہ وہ نہایت اشتیاق سے اس کا مطالعہ بھی کریں گے۔ اس تقریب کے اختتام پر جنرل افریفا، امیر جماعت احمدیہ غانا اور اُن کے وفد کے اراکین کو شہر کے مختلف حصوں کی سیر کرانے کے لئے ہمراہ لے کر گئے۔ ان کے وفد میں حسب ذیل افراد شامل تھے۔ مولوی ناصر احمد صاحب انچارج شمالی ریجن۔ الحاج عطا ریجنل چیئرمین احمدیہ موومنٹ اور مسٹر آئی۔ کے۔ گیاسی (I.K. GYASI) اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول؛ اس کے علاوہ اسی اخبار THE PIONEER مورخہ ۸ جنوری کی اشاعت میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جس کا عنوان تھا 'روزوں اور دُعاؤں کے دن' اخبار لکھتا ہے:-

"چونکہ ملک میں ہیضہ پھیلا ہوا ہے اس لئے مولوی بشارت احمد صاحب بشیر انچارج مبلغ جماعتِ احمدیہ غانا نے اپنی جماعت کے احباب کو توجہ دلائی ہے کہ وہ ہیضہ کے ٹیکے لگوائیں۔ اور انہیں یہ ہدایت کی ہے وہ اسی ماہ جنوری میں ہر سوموار اور جمعرات کو روزے رکھیں۔ اور ان ایام میں اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرتے رہیں کہ وہ قادر و توانا اپنے رحم کے جلوے دکھائے اور اس ملک کو اس مصیبت اور متعدی بیماری سے نجات دے۔

امیر جماعتِ احمدیہ غانا نے جماعت کے لوگوں کو یہ بھی کہا کہ وہ آئندہ جمعہ یکم جنوری اور آٹھ جنوری کو دُعاؤں کے لئے مخصوص رکھیں۔ اور ان ایام میں ملک بھر میں اجتماعی رنگ میں مساجد میں اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہیضہ کی خبر سُنتے ہی غانا کو دس ہزار افراد کے لئے ہیضہ سے بچانے والی دوائی بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔ جملہ انتظامات مکمل ہو رہے تھے کہ امیر صاحب غانا کی تار آئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہیضہ کی وبا پر کنٹرول پا لیا گیا ہے۔

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

یومِ مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب پر دیارِ دارالامان میں کامیاب جلسہ

حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السّلام کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر علمائے سلسلہ کی پُر مغز تقاریر

رپورٹ مُرتبہ: خورشید احمد انور

قادیان ۲۲ ر امان (مارچ)۔ آج بعد نمازِ عصر ٹھیک ۴½ بجے شام مسجد اقصیٰ میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام یوم مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب پر ایک ایمان افروز اور کامیاب جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے انجام دیئے۔ عزیز نور الاسلام متعلم مدرسہ احمدیہ کی تلاوتِ قرآن کریم اور عزیز مظفر احمد خلیق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اپنی ایک مختصر مگر نہایت درجہ بصیرت افروز تقریر کے ذریعہ اس بابرکت مجلس کا آغاز فرمایا۔ محترم موصوف نے اپنی

اِفتتاحی تقریر

میں نہایت روح پرور پیرائے میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور مقامِ قُربِ الٰہی کی رفعت کی وضاحت کرتے ہوئے آپؐ کے بروزِ کامل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتبہ و مقام کو واضح فرمایا۔ موصوف نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بعثت کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ آپؑ کے ذریعہ بنی نوع انسان کو "انسانِ کامل" صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس نور سے منور کیا جائے جو مرورِ زمانہ کے باعث دُنیا کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکا ہے۔ حضور علیہ السلام کا مقام مہدویت اس جہت سے کہیں زیادہ اہمیت کا حامل ہے کہ آپؑ نے براہِ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی و اتباع میں ہدایت کی راہ پائی۔ اور پھر بنی نوع انسان کو اس راہ سے آگاہ فرمایا۔ اگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقامِ ارفع کو ہمارے سامنے پیش نہ فرماتے تو ہم آنحضرت صلعم کے اس بلند شان، مرتبہ و مقام کو قطعاً شناخت نہیں کر سکتے تھے۔ پس ہم جو اپنے تئیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجودِ مبارک سے وابستہ کرتے ہیں، ہم پر آپ کی بعثت کی اغراض کا پُورا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے اِس ایمان پرور افتتاحی خطاب کے بعد مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے فاضل نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے متعلق بزرگانِ سلف کی پیشگوئیاں

کے موضوع پر تقریر کی۔ موصوف ... [illegible] ... بزرگانِ اسلام مثلاً حضرت نعمت اللہ صاحب ولی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں گلاب شاہ صاحب مجذوب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حافظ برخوردار شاہ صاحب چھچی سیالکوٹ رحمۃ اللہ علیہ۔ اور حضرت میاں صاحب کوٹھے والے پشاوری رحمۃ اللہ علیہ کی چند ایمان افروز پیش خبریوں کو تفصیلاً بیان کیا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ثاقب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے چند درخشندہ پہلو

کے عنوان پر کی۔ موصوف نے اپنی تقریر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل توکل۔ عشقِ قرآن مجید۔ آنحضرت صلعم کے وجودِ مسعود کے تئیں غایت درجہ محبت و فدائیت اور غیرتِ ایمانی کا اظہار۔ اور بلا امتیاز مذہب و ملت بنی نوع انسان سے حقیقی ہمدردی وغیرہ پہلوؤں کو دلچسپ پیرائے میں بیان کیا۔

ازاں بعد مکرم حافظ عبد الرحمٰن صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ سُنایا۔

اِس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے زیرِ عنوان

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے کارنامے

کی۔ اس ضمن میں مقرر نے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے وہ اہم مقاصد یعنی دفعِ شر اور جلبِ خیر کی وضاحت کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ فتنۂ دجال و یاجوج ماجوج کا استیصال اور تجدید و احیائے اسلام جیسے عظیم الشان کارناموں کو مفصّل بیان کیا

چوتھی تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب و مقام

کے موضوع پر کی۔ موصوف نے اپنی تقریر میں واضح کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جس منصب و مقام پر فائز فرمایا وہ منصب اور وہ مقام آپؑ کو محض آنحضرت صلعم کی غلامی و اتباع میں حاصل ہوا۔ آپؑ جہاں آنحضرت صلعم کے بروزِ کامل تھے وہاں دیگر مذاہب کے موعود بھی تھے۔ احادیثِ نبویہ۔ اور اقوالِ بزرگانِ سلف نیز خود آپؑ کے الہاماتِ الٰہیہ کی موجودگی میں آپؑ کا نبی (غیر تشریعی) مسیح موعود۔ مہدی معہود اور حَکم و عدل ہونا بالبداہت ثابت ہے۔ اسی سلسلہ میں موصوف نے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلقہ حوالجات بھی پیش کئے۔

اِس تقریر کے بعد عزیز ظہیر احمد خادم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے آنحضرت صلعم کی مدح و توصیف میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے معروف عربی قصیدہ کے بعض اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سُنائے۔

اجلاس کے آخر میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے حاضرینِ جلسہ کو اس نوع کی تقریبات کے انعقاد کی غرض و غایت اور اہمیت کو ذہن نشین کراتے ہوئے اُن اغراض و مقاصد کو کما حقہٗ طریق پر پُورا کرنے کی تلقین فرمائی۔ اجتماعی دُعا کے بعد یہ اجلاس تقریباً ۶½ بجے شام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جس سے کثیر تعداد مقامی احباب کے علاوہ برعایتِ پردہ مستورات نے بھی استفادہ کیا۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

اخبارِ احمدیّہ بقیہ صفحہ اوّل

ذکر فرمایا اور آخر میں دُعا فرمائی۔

قادیان ۲۲ ر امان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

کشمیر کے چھ غیر مُبائع دوستوں کی قادیان میں آمد

قادیان ۲۰ ر مارچ۔ کل بروز جمعہ کشمیر کے ہمارے چھ غیر مبائع دوست قادیان تشریف لائے۔ جن میں اخبار روشنی سرینگر کے ایڈیٹر مکرم عزیز کاشمیری صاحب، پروفیسر نور الدین صاحب زاہد مکرم محمد یوسف صاحب تاثیر آف یاری پورہ اور تین اور دوست شامل تھے۔ چونکہ یہ مہمان مختصر وقت لیکر یہاں آئے تھے اور جلد واپس جانیوالے تھے اس لئے اس عرصہ میں سب نے اشتیاق سے مقاماتِ مقدسہ قادیان۔ مسجد مبارک۔ مسجد اقصیٰ۔ منارۃ المسیح کی زیارت کی۔ مقبرہ بہشتی جا کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر دُعا کی اور بیت الدعا میں نفل ادا کئے۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائداد اُنہیں مقاماتِ مقدسہ دکھاتے رہے۔

ہمارے یہ مہمان دوست حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے ہاں چائے پر تشریف لے گئے اور کچھ وقت اُن کے ساتھ گزارا۔ مہمانوں نے سلسلہ کا لٹریچر حاصل کرنیکی خواہش کی جس کے پیشِ نظر باوجود جمعہ کے سبب دفاتر بند ہونے کے لٹریچر برانچ کا دفتر کھلوا کر مہمانوں کی پسند اور انتخاب کے مطابق بہت سا لٹریچر مفت دیا گیا۔ علاوہ ازیں ان دوستوں نے کچھ مزید کتب، احمدیہ بُک ڈپو سے خرید بھی کیں۔

یہ جمعہ کا روز تھا اور نمازِ جمعہ کا وقت بھی ہو چکا تھا اس لئے ان دوستوں نے بیت الدُّعاء میں سُنتیں ادا کیں اور پھر مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ ادا کی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نمازِ جمعہ پڑھائی اور ایک پُر لطف خطبہ دیا۔ جسے مہمانوں نے توجہ سے سُنا۔ جمعہ سے فراغت کے بعد مہمانوں کا واپسی کا پروگرام تھا۔ اس لئے محترم صاحبزادہ صاحب نے اُن کی آسانی کے لئے جماعتی کار پر بٹالہ پہنچوانے کا انتظام فرمایا۔ اس طرح یہ سب دوست چند گھنٹوں کے لئے قادیان کے مقاماتِ مقدسہ سے مستفید ہوئے۔

دُعا ہے کہ جماعت کے دائمی مرکز قادیان میں اِن سب دوستوں کا آنا ہر طرح اُن کے لئے موجبِ برکت بنائے۔ آمین

خطبہ جمعہ

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا

یہ ایک جامع اور کامل دُعا ہے جو سچی توحید سکھاتی ہے

دوستوں کو چاہئیے کہ وہ کثرت سے اور التزام کے ساتھ اس دعا کو پڑھیں تا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ جائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔ فرمودہ ۴ ؍اخاء ۱۳۴۷ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل الہامی دعا پڑھی۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا۔

اس کے بعد فرمایا:۔

اے میرے رب ہر چیز تیری خدمتگزار ہے

وہ تیرے قانونِ تسخیر کے ماتحت اس کام پر لگی ہوئی ہے۔ جس پر تو نے اُسے لگایا ہے اور ہماری عین یقین نے دیکھا ہے کہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز تو نے اپنی ساری نعمتیں (ظاہری و باطنی) ہم پر پانی کی طرح بہا دی ہیں۔ ہمارے نفس اور ہماری روح تیرے احسانوں اور فضلوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ شکرِ نعمت تو ممکن نہیں مگر اے ہمارے رب، ہمارے محبوب ہم بھی تیرے عاشق کے خادم ہیں۔ اپنے ساعدوں کی التجاء کو سن

رَبِّ فَاحْفَظْنَا

اے ہمارے رب ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے۔ ہمیں ضائع ہونے سے بچا لے ہمارے اعمال، بدیوں، کمزوریوں، بداخلاقیوں فسق و فجور سے ضائع نہ ہو جائیں۔ طاقتیں ہم پر کامیاب وار نہ کر سکیں تیرے پیار کی راہوں سے ہم کبھی بھٹک نہ جائیں اپنی اپنی استعداد کے مطابق ہم میں سے ہر ایک تیری ربوبیت تامہ سے کامل حصہ لے۔ ہم اپنی استعدادوں کو کمال تک پہنچائیں اور تیرے قرب کے مقامات کو حاصل کریں۔ ہم اس یقین پر ہمیشہ قائم رہیں کہ ہمارا محبوب رب (عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ) ہر چیز کا محافظ ہے اور

وہی حفاظت کا حقیقی سرچشمہ ہے

جو بھی اے ہمارے رب تیرے دامن سے وابستہ نہیں رہتا ہلاکت کے گڑھے میں گر جاتا ہے۔ اطاعت میں ہی سب حفاظت ہے۔ اے ہمارے رب تو ہی وہ قادر و توانا ہے جو آسمانوں اور زمین اور ان میں بسنے والی سب اشیاء کی حفاظت سے کبھی تھکتا نہیں۔ تیرا علم ہر شئے پر حاوی ہے۔ اور ہر شئے کی حفاظت کی قدرت تجھ میں موجود ہے۔

رَبِّ فَاحْفَظْنَا

پس اے ہمارے رب ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے ہمیں ضائع ہونے سے بچا لے اے ہمارے رب!

وَانْصُرْنَا

ہر چیز تیری خادم ہے۔ پس تو ہماری مدد کو آ۔ ہم جانتے ہیں کہ کامیاب وہی ہوتے ہیں جن کی مدد پر تو کھڑا ہوتا ہے۔ اگر تو ہماری مدد اور نصرت کو نہ آئے گا تو تجھے چھوڑ کر کون ہماری مدد کو آئے گا۔ سب ہمارے

کمزور اور شکستہ

ہیں۔ تیرا ہی ایک سہارا ہے جس پر بھروسہ اور توکل کیا جا سکتا ہے۔ پس اے ہمارے محبوب ہم تجھ پر سچا توکل رکھتے ہیں ہمیں توفیق دے کہ ہم اس گروہ میں شامل رہیں جن کے متعلق تو نے خود فرمایا

وَاِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ
(سورۃ محمد آیت ۸)

اے ہمارے رب تیری ہی توفیق سے ہم تیری قائم کردہ حدود کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور جو عہد و پیمان ایک مومن کی حیثیت سے ہم نے تجھ سے باندھے ہیں۔ ان کو نباہ سکتے ہیں تیرے احکام کی بجا آوری اور تیری مناہی سے اجتناب تیری توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ پس اے ہمارے رب ہر چیز تیری خادم ہے ہمیں اپنے انصار بننے کی توفیق دے تا تیری نظر میں ہم تیری مدد اور نصرت کے سزاوار ٹھہریں اور اے ہمارے رب ہماری مدد کو آ کہ تیری مدد یا نصرت پاتے ہیں وہ ناکام اور نامراد نہیں ہوا کرتے۔

رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا

اے ہمارے رب فَارْحَمْنَا

اپنی رحمت سے ہمیں نواز

اے ہمارے رب ہمیں اپنی اطاعت اور رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی توفیق دے کہ جو تجھ سے یہ توفیق پاتے ہیں وہی تیری نگاہ میں تیری رحمت کے مستحق ٹھہرتے ہیں جیسا کہ تو نے فرمایا ہے

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ
(آل عمران آیت ۱۳۲)

اے ہمارے رب اپنی صفاتِ عظیم کی اتباع اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنے کی ہمیں توفیق بخش کہ اتباع قرآن کرنے والے متقی ہی تیری نظر میں تیری رحمت کے مستحق ٹھہرتے ہیں جیسا کہ تو نے فرمایا۔

فَاتَّبِعُوْہُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (الانعام آیت ۱۵۶)

اے ہمارے رب ہمیں یہ یقین بخش کہ

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ (الاعراف آیت ۵۷)

ایمان اور اسلام کے تمام تقاضوں کو ان سب شرائط کے ساتھ پورا کرنے کی ہمیں توفیق دے اور ہمیں اپنی رحمت سے نواز۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ

ہر چیز تیری خدمت گذار ہے۔ اے میرے رب ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے۔ ہماری مدد کو آ۔ اور ہمیں اپنی رحمت سے نواز۔

اس دُعا میں

جس کے مختصر معانی اور مفہوم میں نے بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ سچی توحید اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت تامہ کا اقرار کرتے ہوئے اس کے حضور عاشقانہ خدمت سے ربوبیت تامہ کے حضور جھکو اور التجا کرتے رہو کیونکہ ربوبیت تامہ سے وہی فیض حاصل کرتا ہے جو رب کریم کی حفاظت میں آ جاتا ہے جسے اس کی عون و نصرت حاصل ہوتی ہے اور جو اس کی رحمت سے نوازا جاتا ہے۔ اس کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے۔

غرض اس دعا میں اللہ تعالیٰ نے سچی توحید اور ربوبیت تامہ کی طرف اشارہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ دُنیا کیا کرو کہ اے وہ کہ جو ربوبیت کرنے کی طاقت رکھتا ہے اس کے سامان بھی پیدا کرتا ہے۔ اور وہی ہے کہ اس کے ارادوں میں کوئی غیر روک نہیں بن

سکتا اور اس چیز کو اس نے مسخر کیا ہوا ہے وہ اس کام پر لگی ہوئی ہے جس کام پر اللہ رب کریم نے اُسے لگایا ہے۔ دُنیا میں جس چیز پر چاہو نگاہ ڈالو۔ سورج، چاند اور آسمانوں کے ستارے۔ درخت۔ جھاڑیاں اور پھولوں کے پودے۔ لعل و جواہر، زمرد یاقوت۔ کوئلے کا پتھر یا چونے کا پتھر یا زمین کے سارے ذرے اور ان ذروں میں چھپی ہوئی ایٹمی توانائی

ہر چیز اللہ تعالیٰ نے مسخر کی ہوئی ہے

اور وہ اللہ تعالیٰ کی اس تسخیر کے نتیجہ میں وہی کام کرتی ہے جس کا اس کا پیدا کرنے والا رب ارادہ کرے۔ اور جس کا وہ فیصلہ کرے اور یہ خادم رب یہ کسی انسان کو کوئی مضرت اور کوئی دُکھ اور کوئی ایذا نہیں پہنچا سکتے جب تک کہ اس کا ارادہ دُکھ پہنچانے یا ایذا دینے یا مشقتوں میں ڈالنے کا نہ ہوا اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہر چیز کو انسان کے لئے مسخر کیا گیا ہے اور کام پر لگایا گیا ہے۔ یہ تمام اشیاء یہ تمام چیزیں (چھوٹی ہوں یا بڑی) جن کی حقیقت کو ایک مدت تک ہم نے سمجھا اور ان کا علم حاصل کیا ہے یا ان کی وہ طاقتیں اور صفات جو ان میں پوشیدہ ہیں اور ہم پر ظاہر نہیں ہوئیں انسان کی خدمت پر لگائی گئی ہیں۔ پس اصل صفات اللہ ہی کی ہے۔ جو انسان کی ربوبیت تو کرنا چاہتا ہے اور اس نے یہ حکم بھی جاری کیا ہے کہ اس کی مرضی کے بغیر کسی شخص کی ترقی (روحانی و جسمانی) میں اس کی پیدا کردہ کوئی چیز روک نہ بنے گی۔

بہت سے ایسے بد قسمت انسان بھی ہوتے ہیں

جو اپنے ہی کئے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں۔ اور ہر وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ نے ان کی خدمت پر لگایا ہوتا ہے وہی ان ایذاء کے درپے ہو جاتی ہے وہ اسے دُکھ پہنچاتی ہے۔ اُسے زندگی اور حیات سے دور کر دیتی ہے اور اپنے نور سے کھینچ کر اندھیروں میں لے جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل نہیں ہونے دیتی بلکہ شیطان کے پیچھے اُسے لگا دیتی ہے اور جہنم کی طرف اس کا منہ کر دیتی ہے جسمانی دُکھ یا تکالیف ہوں یا روحانی طور پر ناکامیاں اور نامرادیاں ہوں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور منشاء اور اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہی ہوتے ہیں۔

پس ہمیں حکم ہے کہ اپنے رب کی طرف جھکو اس سے یہ التجا کرو کہ تیری ربوبیت تامہ سے ہم کمال فیض حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تیری نصرت اور تیری مدد ہمارے شامل حال نہ ہو۔ جب تک کہ تو ہمیں اپنی رحمت سے نہ نوازتا رہے۔

حفاظت کے معنی ہیں

ضائع ہونے سے بچانا اور اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ہر چیز کو ضائع ہونے سے بچانے کا کام خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور اپنی ربوبیت تامہ کو انسان کے لئے کمال تک پہنچانے کی خاطر اُسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔ اور جب تک وہ خدا تعالیٰ کی اس حفاظت میں نہ آ جائے اس وقت تک ہر وقت ضائع ہونے کا خوف رہتا ہے مثلاً ہمارا صدقہ و خیرات ہے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو تو منّ اذیٰ سے بچتے ہوئے صدقہ و خیرات کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ اگر ہماری نمازیں ریاء سے پاک نہ ہوں تو ان کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ جب تک انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ توفیق نہ ملے کہ وہ ریاء اور نمائش سے بچتا رہے اس وقت تک اس کی ظاہری عبادتیں (نماز روزہ وغیرہ) اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں نہیں ہوتیں۔

غرض اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو ربوبیت تامہ کی خاطر اور ہر انسان کو اس کی استعداد کے مطابق اس کے کمال تک پہنچانے کے لئے اپنی حفاظت میں لے لیتی ہے اور جس وقت اللہ تعالیٰ انسان کو اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے اسی وقت اس کے لئے یہ ممکن ہوتا ہے کہ وہ اپنے روحانی اور جسمانی کمالوں تک پہنچے۔

انسان کی حفاظت کیلئے یہ ضروری ہے

کہ اللہ تعالیٰ اس کا ممد و معاون ہو۔ اس لئے فرمایا کہ تم یہ دعا کرو کہ اے ہمارے رب تو ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے اور یاد رکھو کہ اصل میں سب حفاظتیں ہیں) اور تیری حفاظت میں وہی آسکتا ہے جسے تیری مدد اور نصرت مل جائے کیونکہ تیری مدد اور نصرت کے بغیر ایسے سامان پیدا ہو نہیں سکتے کہ انسان کو حفاظت حاصل ہو اور تیری مدد اور نصرت کوئی انسان اپنے زور سے نہیں لے سکتے اس کے لئے ضروری ہے کہ تو اس کی طرف رجوع برحمت ہو تو اسے اپنی رحمتوں سے نواز۔

غرض اس دعا میں اللہ تعالیٰ نے توحید کا سبق ہمیں دیا اور ربوبیت تامہ کی طرف ہمیں متوجہ کیا اور ہمیں بتایا کہ تمام اشیاء (مخلوق) مضرت اسی وقت پہنچاتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کا اذن مضرت پہنچانے کا ہو اور تمام نفع مند چیزوں سے انسان صرف اس وقت نفع حاصل کرے۔ اس لئے خدا سے دعا کرو کہ اے ہمارے رب مضرتوں سے ہماری حفاظت کر لیں ہمیں پہنچا ہماری نصرت اور مدد کو آ اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نواز۔

یہ دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً سکھائی گئی ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ

یہ اسم اعظم ہے

کیونکہ اس میں ربوبیت تامہ اور سچی توحید کو بیان کرنے اور اس کا اقرار کرنے کے بعد انسان دعا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور تین بنیادی چیزیں اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے۔

(۱) ایک اس کی حفاظت

(۲) ایک اس کی نصرت

(۳) اور ایک اُس کی رحمت

اور جو شخص اپنے رب کی ربوبیت کا عرفان رکھتا ہو اور اپنے خادم اور نیاز مند ہونے کا احساس رکھتا ہو اور اپنے خادم اور عاشق ہونے کا احساس رکھتا ہو اس کے دل میں ایک تڑپ اور ایک آگ ہو جو ایک عاشق صادق کے دل میں ہوتی ہے اور وہ یہ جانتا ہو کہ اپنے رب سے تعلق قائم کئے بغیر میری زندگی بے معنی اور لایعنی ہے اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ میری زندگی کا مقصد صرف اس وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ میرے ساتھ یہ حسن سلوک کرے۔ مجھ پر تین احسان کرے، ایک تو وہ میری حفاظت کی ذمہ داری لے لے، دوسرے وہ ہر وقت میری نصرت اور مدد کے لئے تیار رہے، نیز (۳) ہر وقت اپنی رحمتوں سے مجھے نوازتا رہے۔

پس

یہ ایک بڑی کامل دُعا ہے

یہ ہمیں سچی توحید سکھاتی ہے۔ یہ ہمیں بتاتی ہے کہ کوئی مضرت کوئی دُکھ کوئی ایذا ہمیں پہنچ نہیں سکتی نہ انسانوں کی طرف سے اور نہ اشیائے مخلوق کی طرف سے جب تک اللہ تعالیٰ کا اذن نہ ہو اور کوئی نفع ہمیں حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اس کی مرضی نہ ہو۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس دُعا کو پڑھتا رہے گا وہ ہر ایک آفت سے محفوظ رہے گا۔ اس لئے میں آج اس دعا کا مختصراً مفہوم بیان کرنے کے بعد اپنے دوستوں کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کثرت کے ساتھ اس دعا کو پڑھیں تا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ جائیں تا خدا ہر وقت ان کے ساتھ ان کی مدد اور نصرت کے لئے کھڑا رہے اور اس کی رحمت ان کو اس طرح گھیرے جس طرح نور اس چیز کو چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرے کہ وہ نور کے ہالہ کے اندر آ جائے جس طرح اندھیری رات میں ... ہوتی ہے۔ تو اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت انسان کو ڈھانپ لے اور اس کی نصرت اسے مل جائے اور وہ اس کی حفاظت میں آ جائے تو نہ کوئی چیز اسے مضرت پہنچا سکتی ہے اور نہ کوئی چیز دُکھ دے سکتی ہے۔ نہ کوئی انسان اسے ایذا دے سکتا ہے اور نہ اس کی مخلوقات میں کوئی مخلوق اس کو دُکھ دے سکتی ہے صرف اس صورت میں انسان اس کی بنائی ہوئی اشیاء سے اور اس کی مخلوقات سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور آرام پا سکتا ہے اور صرف اسی صورت میں اس کی ربوبیت کامل اور مکمل طور پر اسے حاصل ہو سکتی ہے اور وہ وہ بن سکتا ہے جو خدا اسے بنانا چاہتا ہے یا جس کی استعداد اللہ تعالیٰ نے اسے دی ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں اس دعا کے صحیح مفہوم کو سمجھنے اور اسے التزام کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا کرے اور خدا کرے کہ

اس دعا کے پڑھنے کے بعد وہ نتیجہ نکلے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خلوص نیت کے ساتھ اس دعا کو پڑھنے والے کے حق میں نکلتا ہے یعنی ہر آفت سماوی اور ارضی سے محفوظ ہو جائیں اور شیطان کے سب حملے جو ہم پر کئے جائیں وہ ناکام ہو جائیں اور انسان بھی ہمارے فائدہ کے لئے کام کرنے والے ہوں اور دوسری مخلوق بھی ہمارے فائدہ کے لئے مسخر نظر آئیں۔ اللّٰھم آمین۔

درخواستہائے دعا (۱) خاکسار کے لڑکے عزیز مولوی عبد الحلیم صاحب فاضل مبلغ ہلی حال مقیم کرڈاپلی عرصہ دراز سے بیمار چلے آ رہے ہیں صحت دن بدن گرتی جا رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ اور بزرگان سلسلہ نیز درویشان کرام کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے کہ عزیز موصوف کی صحت کی کاملہ و شفاء کاملہ عاجلہ کے لئے نیز بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق پانے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار شیخ قمر علی ممبر و صدر جماعت احمدیہ کرڈاپلی (اڑیسہ)

(۲) خاکسار امسال بی اے فائنل کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے جملہ احباب و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

خاکسار عبد المجید ناک

ہاڑی پورہ کشمیر

رسالہ انوار الاسلام بنارس کے

مایۂ ناز مضمون "قادیانی کفریات" پر ایک نظر

از مکرم ایم۔ اے باقی صاحب ایم۔ اے بی۔ ایل۔ ایڈووکیٹ بردوپورہ بھاگلپور

محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان نے ۵ صفحہ کا ایک رسالہ موسومہ "سلسلہ نبوت اللہ تعالیٰ کا ایک عہد ہے" لکھا ہے۔ جسے ایک سال ہوا نظارت دعوت و تبلیغ قادیان نے شائع کیا۔ جماعت کے دیگر لٹریچر کے ساتھ یہ مفید کتابچہ بھی تبلیغی اغراض سے تقسیم کیا گیا۔ رسالہ کی ایک کاپی لکھنؤ کے ایک دیوبندی مولوی صاحب کے پاس بھی پہنچی کتابچہ میں بیان کردہ دلائل کی پختگی سے خود عاجز اور جواب ہو کر اسے رسالہ انوار الاسلام بنارس کے نگران صاحب مولوی محمد امام الدین صاحب کی خدمت میں بھیجا کہ وہی اس کے جواب کے لئے ہاتھ پاؤں ماریں اور ساتھ ہی اپنے چند سطری نوٹ میں لکھا کہ

"مرزا قادیانی رسول اللہ کا سب سے بڑا حریف تھا"!

اس سے دیوبندی مولوی کی صدق بیانی اور مبلغ علم کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کاش یہ دیوبندی فاضل صاحب آیت قرآنی لا تقف ما لیس لک بہ علم کا کچھ پاس کر لیتے اور ایسی رسوائے زمانہ کذب بیانی سے قبل تحقیقی رنگ میں کسی احمدی سے تبادلۂ خیالات ہی کر لیتے اور خواہ مخواہ اپنی عاقبت برباد نہ کرتے۔ بھلا وہ بزرگ جس نے ہمیشہ اس بات کا اعلان کیا کہ ؎

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اسی طرح فرمایا:۔

"اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو"۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

اس حوالہ سے اس امر کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے کہ مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کو کس قسم کی نبوت کا دعویٰ ہے۔ حضور نے اس سے بڑھ کر اور کسی نوع کی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ یہ اس نوع کی نبوت ہے جس کے اجراء کے امکان پر خود بانیٔ مدرسہ دیوبند نے غیر مبہم طور پر روشنی ڈالی ہے۔ کیا دیوبندی مولوی صاحب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی صاحب کو بھی اس بنا پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حریف قرار دیں گے۔ جناب مولانا محمد قاسم صاحب اپنی کتاب تحذیر الناس میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر فرض کیجئے آپ کے زمانے میں اس زمین میں یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ کا محتاج ہوگا۔ اور اس کا سلسلہ نبوت بہر طور آپ پر مختتم ہوگا۔ اور کیوں نہ ہو عمل کا سلسلہ علم پر ختم ہوتا ہے۔ جب علم ممکن للبشر ہے ختم ہو گیا تو پھر سلسلہ علم و عمل کیا چلے۔ غیر اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جاوے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ کی نسبت خاص نہ ہوگا۔ بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے"۔

(تحذیر الناس صفحہ ۱۳)

اسی صفحہ پر نیچے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"یعنی اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کوئی نبی ہو تو آپ کے ... ہو کر ... فرض کیا جائے تو بھی مناسبت محمدیہ ... نہ آئے ... رہے"۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے"۔

(تحذیر الناس صفحہ ۲۸)

مایۂ ناز مضمون

اب ہم مولوی ابو محمد امام الدین صاحب کے مایۂ ناز مضمون کی طرف آتے ہیں جناب مولوی صاحب نے زیر نظر کتابچہ کے جواب میں اپنے رسالہ کے پورے چار صفحے سیاہ کئے مگر اول سے آخر تک سوائے ہر قدم پر تکفیری فتویٰ صادر کرنے کے دلیل کے رنگ میں ایک بات بھی بیان نہیں کر سکے۔ کتابچہ کے مصنف سے لے کر مقدس بانی سلسلہ احمدیہ تک۔ کو کافر بتانے کے بغض و عناد سے بھرے غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے۔ اور شاید اسی شدت غیظ و غضب کا نتیجہ ہے کہ اس رسالہ میں جو قرآن کریم کی آیات، احادیث نبویہ اقوال بزرگان اور بائیبل کے ناقابل تردید حوالہ جات مدلل رنگ میں بیان ہوئے ہیں اُن سے یکسر انکار ہی کر دیا ہے اور بڑی دیدہ دلیری سے لکھ دیا کہ

"قرآن کریم کی کونسی آیت ہے کونسی حدیث نبوی ہے۔ وہ کونسے سلف صالحین ہیں جن کے اقوال سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ نبوت کا ابدی عہد و میثاق اور اجرا ثابت ہوتا ہے؟ کیا خلفائے راشدین کا ایسا قول موجود ہے کیا حضرت عبداللہ بن عباس کا کوئی قول موجود ہے کسی صحابی کا کوئی قول موجود ہے۔ کتابچہ نگار نے نہ کوئی حدیث پیش کی ہے نہ صحابہ کرام کے اقوال پیش کئے ہیں ایک قادیانی جی کی ساری امت مل کر اپنے مدعا کے ثبوت میں احادیث نبوی اور اقوال صحابہ پیش کر سکتی ہے اگر پیش کر سکتی ہے تو کرے ہم چیلنج کرتے ہیں کہ نہیں کر سکتی"؟

(رسالہ انوار الاسلام صفحہ ۸ کالم ۱)

مضمون نگار نے کتابچہ نکال کر جگہ جگہ دلائل کے خطاب سے یاد کیا ہے مگر مضمون نگار نے اپنے قلم کی انتہا یہ کی کہ وہ ایک ثابت شدہ حقیقت کو جو اسے بھی اپنی آنکھوں کے سامنے نظر آرہی ہے کا قطعی انکار کر رہا ہے۔ یا یہ سمجھا جائے کہ کتابچہ پڑھتے وقت تو قرآنی آیات، واحادیث نبوی اور اقوال بزرگان نظر آئے۔ لیکن جب مضمون نگار اس کا جواب لکھنے لگا تو بموجب دروغ گو را حافظہ نباشد سب کچھ بھول گیا؟

اسے حضرت ... لکھنے سے جانے کتابچہ ... کی صورت میں ممتاز نہیں ... کہ خدا کے اس نور کو بجھا ... سکے گا۔ جو امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس زمانہ میں پھیل رہا ہے اور ساری دنیا پر اس کا پھیلنا مقدر ہے۔ کتابچہ کا کوئی صفحہ ایسے مدلل حوالوں سے خالی نہیں۔

گالیوں کا پلندا

مولوی ابو محمد امام الدین صاحب کا زیر نظر مضمون معقول دلائل سے خالی ہے ہی لیکن دشنام طرازی سے اس قدر بھرا پڑا ہے کہ گالیوں کا پلندا معلوم ہوتا ہے۔ مولانا صاحب کی متبرک گالیوں کا کچھ نمونہ ملاحظہ ہو:۔

(۱) "کتابچہ کے جن دلائل پر قادیانیوں کو ناز ہے وہ فی الحقیقت دلائل ہی نہیں فالص دجل و تلبیس ہیں"۔

(۲) "کتابچہ قادیان کے جھوٹے نبی کی نبوت کی تائید میں لکھا گیا ہے"۔

(۳) "یہودیوں کی طرح ان آیتوں کی معنوی تحریف کی ہے"۔

(۴) "یہ اللہ تعالیٰ پر کھلا ہوا افترا ہے"۔

(۵) "پھر ان سے ظالم اور کون ہوگا"۔

(۶) "غور کیجئے ظالم انقطاع والسداد نبوت کے خیال کو باطل کہتا ہے اس کی یہ ضرب اللہ و رسول پر پڑتی ہے یہ کفر اکبر نہیں تو اور کیا ہے"؟

(۷) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کی بعثت کے لئے امکان کا ذکر دیکھ لو یہ آخری نمونہ ہے۔ کتابچہ نگاری جسارت حماقت اور جہالت و سفاہت کا"

(۸) "کتابچہ نگار کے دجل، تلبیس اور باطل کے دعوے کے چار پردوں کو چاک کر کے باطل خود بے نقاب ہو گیا"۔

(۹) "قادیانی کفرہ ضلالت"

(۱۰) "باطل پرست بد دین"۔

(۱۱) کتابچہ نگار نے اللہ و رسول کی تکذیب کر کے اپنا اعمال نامہ سیاہ کیا ہے۔

(۱۲) کتابچہ نگار نے صریح دجل اور غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

(۱۳) ظالم قادیانی اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے میں کتنے جری اور دلیر ہیں"۔

(۱۴) وہ کھلے طور پر شیطان کے آلۂ کار بن گئے ہیں"۔

(۱۵) تمام علماء اسلام نے قادیانی نبی کو کاذب اور اس کی اُمت کو امتِ محمدیہ سے خارج قرار دیا ہے"۔

(۱۶) باطل جتنا پھیلے باطل ہی ہے"۔

ایسی دشنام طرازی کے موقعہ پر مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اپنا جو نمونہ رہا ہے اس کے لئے حضور کا یہ شعر ہی کافی ہے ؎

گالیاں سنکر دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

اسی کے مطابق آپ نے اپنی جماعت کو بھی نصیحت فرمائی کہ ؎

گالیاں سُن کے دعا دو پاکے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو ان کو کہ چھپوائیں ایسے اشتہار

پس ہمارا اس تعلیم پر عملدرآمد ہے۔ اسلئے گالیوں کے اس حصہ کا جواب "جواب جاہلاں باشد خاموشی" بہتر خیال کرتے ہیں۔ وافوض امرنا الی اللہ۔

علماء زمانہ اور رسول اللہ کی پیشگوئی

حدیث میں مذکور ہے کہ جس وقت امام مہدی ظہور فرما ہوں گے تو اُن کے سب سے زیادہ مخالف علماء ہی ہوں گے جو اُن پر کفر کا فتویٰ لگائیں گے۔ درانحالیکہ اس زمانہ کے علماء کی نسبت خود رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک پیشگوئی فرما رکھی ہے کہ علماء ھم شر من تحت ادیم السماء کہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق اُس زمانہ کے علماء ہوں گے۔ اس صورت میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ رام نگری مولوی صاحب جیسے امام مہدی اور اُس کی مقدس اور برگزیدہ جماعت کو گالیاں دیں اور اس کے پیش کردہ دلائل کو باطل اور کفر کی نسبت دیں۔ بس واضح غلطی پر متنبہ کرنے کے لئے کتابچہ لکھا گیا۔ جب علماء سرے سے اُن کے دلائل کو سنجیدگی سے زیر غور نہ لائیں اور دیکھتے ہی اول کافر قرار دے دیں تو اس کی ذمہ داری خود علماء پر آن پڑی جنہوں نے اپنے عمل سے علماء حق بجائے علماء سوء بنالینا پسند کرلیا۔

مسیح کا نزول نبی کی حیثیت میں

مولوی محمد امام صاحب رام نگری اپنے مایۂ ناز مضمون میں یہ بھی لکھتے ہیں:۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے متعلق مسلمانوں کا جو عقیدہ ہے اُس کے بارے میں کتابچہ نگار نے صریح دجل اور غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ حضرت عیسےٰ کے نزول کے متعلق مسلمانوں کا عقیدہ ہرگز نہیں ہے کہ وہ نبی کی حیثیت سے آئیں گے۔ ان کی حیثیت ہمارے نبی کے ایک امتی کی ہوگی"۔ (الفضاً ص۱۹ کالم ۱)

اما الجواب۔ مولوی صاحب کی یہ بات صریح غلط ہے۔ احادیث نبوی اور بزرگانِ سلف کے چند اہم حوالے ملاحظہ ہوں۔

اوّل نمبر پر صحیح مسلم کی اس حدیث پر غور کریں جہاں حضور سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

وَیُحْصَرُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ... یَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ وَاَصْحَابُہٗ... ثُمَّ یَھْبِطُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ.... فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ اِلَی اللّٰہِ۔ (صحیح مسلم باب خروج الدجال)

یعنی جب مسیح موعود یاجوج ماجوج کے خروج کے زمانہ میں آئے گا تو مسیح نبی اللہ اور اسکے صحابی دشمن کے نرغہ میں محصور ہو جائیں گے.... تو پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابہ خدا کے حضور رجوع کریں گے.... پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی ایک خاص جگہ اتریں گے...... پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی خدا تعالےٰ کے حضور تضرع کے ساتھ رجوع کریں گے۔

غور فرمایئے کہ جب اس حدیث میں چار دفعہ تکرار سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود (عیسیٰ علیہ السلام) کو نبی اللہ قرار دیا ہے تو آپ کو کیا حق ہے کہ آپ یہ خیال پیش کریں کہ عیسیٰ نبی کی حیثیت میں نہیں آئیں گے؟

پس آپ کا خیال محض آپ کی ایجاد ہے اور حدیث کے منشاء کے خلاف ہونے کی وجہ سے باطل ہے۔

پھر اس حدیث میں لکھا ہے:۔

اِذْ اَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی عِیْسٰی اَنِّیْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّیْ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِھِمْ۔

یعنی خدا تعالےٰ عیسیٰ موعود کو وحی کرے گا کہ میں نے کچھ بندے (یعنی یاجوج ماجوج) نکالے ہیں جن سے کسی کو لڑنے کی طاقت نہیں اس سے ان لوگوں کے خیال کی بھی تردید ہو گئی ہے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ مسیح پر وحی اسلئے نازل نہیں ہوگی کہ وہ نبی اللہ نہیں ہوں گے۔ جب رسول اللہ نے صراحت فرما دی تو ان لوگوں کا خیال ہی باطل ہوگیا۔ فافہم

(۲) اس کے علاوہ علمائے اُمت کا عقیدہ بھی عیسیٰ کی حیثیت کے متعلق یہی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوں گے۔ نبوت کے بغیر نہیں آئیں گے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خاں لکھتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ "جو شخص یہ کہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت نبی نہ ہوں گے وہ پکا کافر ہے جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی نے اس کی صراحت کی ہے"۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱)

پھر وہ لکھتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ "اگرچہ عیسیٰ اس اُمت میں خلیفہ ہونگے مگر وہ اپنے پہلے حال پر نبی اور رسول بھی ہونگے"۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۶)

اب مضمون نگار بتائیں کہ بقول نواب صدیق حسن خاں صاحب کے کافر کون ہے، قادیانی یا آپ لوگ؟

(۳) پھر حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ "عیسیٰ ہم میں حکم کی حیثیت میں بغیر شریعت کے نازل ہوں گے۔ اور وہ بلا شک نبی ہوں گے"۔ (فتوحات مکیہ جلد اول صفحہ ۵۷۰)

ہاں حضرت محی الدین ابن العربی یہ عقیدہ ترجمہ:۔ "کہ حضرت عیسیٰؑ کا نزول آخری زمانہ میں کسی اور بدن یعنی وجود سے متعلق ہوگا"۔ یعنی حضرت عیسیٰؑ اصالتاً نہیں بلکہ بروزی طور پر آئیں گے"۔ (تفسیر محی الدین ابن العربی برحاشیہ العرائس البیان صفحہ ۲۶۲)

(۴) اتنا ہی نہیں صوفیاء کا ایک گروہ کا بھی یہ مذہب چلا آیا ہے کہ اقتباس الانوار نسخہ ۵۹ پر بھی لکھا ہے:۔

(فارسی کا ترجمہ) کہ "بعض صوفیاء کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ کی روح (یعنی کمالاتِ روحانیہ) مہدی میں بروز کریں گے عیسیٰؑ کے نزول سے مراد بھی بروز ہے۔ مطابق حدیث لا مھدی الا عیسیٰ کے (یعنی کوئی مہدی نہیں سوائے عیسیٰؑ کے)

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ترجمہ عربی۔ "قریب ہے کہ جو تم میں سے زندہ ہو وہ عیسیٰ بن مریم سے اس کے امام مہدی اور حکم و عدل ہونے کی حالت میں ملاقات کرے"۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱)

اس حدیث میں حدیث لا مہدی الا عیسیٰ کی طرح امام مہدی اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی شخص قرار دیئے گئے ہیں اور امام مہدی کو تمام حیثیت اُمتِ محمدیہ کا ایک فرد قرار دیتے ہیں۔ اس سے حضرت عیسیٰؑ کے آسمان سے اصالتاً اُترنے کا خیال بھی باطل ہو گیا۔

نیز جس صورت میں کہ مذکورہ بالا تفصیل سے ثابت ہو گیا کہ آنے والے عیسیٰ نبی اللہ اور رسول بن کر آئیں گے تو پھر عامۃ المسلمین اور آپ جیسے علماء کا ختم نبوت کے متعلق عقیدہ بھی محلِ نظر بن گیا۔ جس پر معقولیت کی نگاہ سے غور کرنا ہر امتی کا فرض ہے۔

خاتم النبیین

زیرِ نظر مضمون میں دیگر علماء کی طرح مولوی محمد امام الدین صاحب نے بھی خاتم النبیین کے معنی سمجھنے میں نہ صرف خود غلطی کی ہے بلکہ دوسروں کو بھی غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی ناجائز کوشش کی ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس بارہ میں بھی مختصر طور پر چند اصولی حوالہ جات پیش کر کے حق پسند افراد پر حقیقت واضح کر دیں۔

جہاں تک خاتم کا سوال ہے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے استعمال فرمایا ہے۔

"اے چچا (عباس) آپ مطمئن رہیئے۔ کہ آپ اس طرح خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں خاتم النبیین ہوں"۔ (عربی کا ترجمہ)

اب کیا حضرت عباسؓ کے بعد کوئی مہاجر نہیں ہوا؟ حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی کے علاوہ آج تک ہزاروں لوگوں نے ہجرت کی۔ اور خود علماء دیوبند نے ترکِ موالات کے دنوں میں ہجرت کا فتوےٰ دیا۔ جبکہ حال ہی میں الجمعیۃ کے جمعہ ایڈیشن میں اس زمانہ کے مہاجرین کے مضامین شائع ہو رہے ہیں۔

صاف بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس کو ان معنوں میں خاتم المہاجرین قرار دیا کہ ان کے بعد اُن کی شان کا کوئی مہاجر نہ ہوگا۔ اس طرح ثابت ہو گیا کہ خاتم کے معنی افضل کے ہوتے ہیں نہ کہ آخری کے۔ اور حضور "افضل الانبیاء" ہیں نہ کہ "آخر الانبیاء" اور اس معنی میں بے شک حضور اپنے سے بعد میں آنے والے نبیوں سے بوجہ خاتم النبیین ہونے کے افضل ہیں۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے سے پہلے انبیاء سے بھی افضل ہیں۔ کیونکہ حضور خود فرماتے ہیں:۔

(عربی کا ترجمہ) "میں اللہ تعالےٰ کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین ہوں جبکہ حضرت آدمؑ ابھی مٹی اور پانی میں تھے"۔ (مسند احمد و کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۲ نیز محمدیہ پاکٹ بک مطبوعہ ۱۹۲۶ صفحہ ۲۰۲)

گویا جس قدر انبیاء آئے وہ سب ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین بننے کے بعد

آئے۔ اس لئے خاتم النبیین کے یہ معنے سمجھ لینا کہ حضور کے خاتم النبیین ہونے کے بعد دروازہ نبوت ہی بند ہو گیا قطعاً درست نہیں۔ اگر ایسا صحیح مانا جائے تو جملہ انبیاء کی نبوت باطل ہوتی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ لہذا خاتم النبیین کے یہی معنی درست ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

لغوی تحقیق

اسی طرح لغت کی کتابوں سے بھی ہماری تائید ہوتی ہے۔ کیونکہ مجمع البحار الانوار جو لغت کی کتاب ہے۔ لفظ "خاتم" کے نیچے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول لکھا ہے:۔

"قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔"

(دیکھو صفحہ ۸۵) نیز دیکھئے درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴) یعنی یہ تو کہو کہ آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہیں۔ مگر یہ کبھی نہ کہو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہ آوے گا۔ اس کے آگے لکھا ہے۔

(عربی کا ترجمہ) "کہ یہ قول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نزول مسیح کا مؤید (محافظ) ہے اور لا نبی بعدی والی حدیث کا بھی مخالف نہیں" خاتم النبیین والی آیت اور لا نبی بعدی والی حدیث کا مطلب تو یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو آنحضرتؐ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ (تکملہ صفحہ ۸۵)

اب مضمون نگار خود فیصلہ کرلے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے مقابل پر وہ خود زیادہ قابلیت رکھتے ہیں! ؎

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

مضمون نگار کی حسرت

آخر میں ہم مضمون نگار کی اس حسرت کا بھی ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں جس میں غیر شعوری طور پر جماعت احمدیہ کے اس جذبہ کا واضح الفاظ میں اعتراف کیا گیا ہے جو خدمت و اشاعت دین کے سلسلہ میں پایا جاتا ہے۔ مولوی ابو محمد امام الدین صاحب نے اپنا مایۂ ناز مضمون بعنوان "قادیانی کفریات" شروع کرنے سے پہلے بطور تمہید ایک نوٹ رقم فرمایا ہے۔ جس میں زیر نظر کتب کی اشاعت کا ذکر کرتے ہوئے احمدیوں کے جذبۂ خدمت و اشاعت دین کا اعتراف انہوں نے اپنے ہمنوا مسلمانوں کی بے حسی اور بے حمیتی کا بسبب ذیل الفاظ میں حال بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"حسرت ہوتی ہے یہ دیکھ کر کہ قادیانیوں میں اپنے باطل مذہب (؟) کی اشاعت کا اتنا جذبہ ہے اس کے مقابلے میں مسلمانوں میں اپنے دین حق کی اشاعت کا جذبہ مفقود ہے مسلمانوں کی بے حسی اور بے حمیتی کا تو یہ حال ہے کہ آریہ سماجی قرآن مجید اور رسول اللہ کی علانیہ ہتک کرتے ہیں اور ان میں جواب کی اشاعت تک کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ غیر مسلموں میں اسلام کی اشاعت کریں۔"

مولوی صاحب کی "قادیانیت شناسی" آنکھ نے بھی خوب موازنہ کیا جو لوگ تو اسلام کی حقیقی خدمت کر رہے ہیں اُن کی نگاہ کرشمہ ساز ان کو خارج از اسلام بتاتی ہے اور جن میں یہ جذبہ مفقود ہے اور وہ بے حس اور بے حمیتی سے پُر ہیں وہ حقیقی مسلمان ہیں

بریں عقل و دانش بباید گریست

مولانا آپ لوگوں کے ایسے مضامین سے احمدیوں کا کچھ بگڑ نہیں سکتا چاند پر تھوکنے والا چاند کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا اُس کا تھوک خود اسی کے منہ کو گندہ کیا کرتا ہے۔ احمدیوں کی اسلامی خدمات اور قرآن کریم کی اشاعت ایک ناقابل تردید حقیقت بن چکی ہے ساری دُنیا اس مبارک نور سے جگمگا رہی ہے۔ آپ لوگوں کے انکار اور شور و غل سے اب یہ آواز دب نہیں سکتی یہ خدائی تقدیر ہے جو بالآخر غالب آکر رہے گی۔

خدا کا شکر ہے کہ جماعت احمدیہ ساری دُنیا میں غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ میں ایک خاص مقام حاصل کر چکی ہے۔ اور جب بھی اسلام کے دفاع کی ضرورت ہوتی خواہ آریہ ساجیوں کے مقابل پر یا عیسائیوں کے مقابل پر ہمیشہ ہی احمدی سینہ تان کر آگے آئے اور آئندہ بھی یہی نظارہ دیکھنے میں آتا رہے گا۔ اس لئے کہ احمدیوں کا اوڑھنا بچھونا ہی اسلام کی خدمت و اشاعت ہے وہ تن من دھن سے اس راہ میں لگے ہوئے ہیں اور حضرت اقدس کی دعاؤں کی برکت سے کامیابی ہو رہی ہے۔ کاش! خدا تعالیٰ آپ کو اس نمایاں سلوک پر آپ لوگوں کو عبرت کی نگاہ ڈالنے کی توفیق دے۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

تعمیر مسجد احمدیہ سری نگر کشمیر کے سلسلہ میں جماعتہائے احمدیہ سے

تعاون کی گزارش

محباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں مسجد احمدیہ سری نگر کشمیر کی تعمیر کے سلسلہ میں ضروری گزارش ہے کہ آپ کو معلوم ہے کہ کشمیر بین الاقوامی سیرگاہ کی حیثیت رکھتا ہے اس خطہ ارضی کی طرف ہندوستان و دیگر ممالک کے لوگ سیر و تفریح کے لئے جوق در جوق رجوع کرتے ہیں بلکہ غیر ملکی سیاح بھی ہزاروں کی تعداد میں جاتے ہیں اور سری نگر کے اہم مقامات کو دیکھتے ہیں۔ خصوصیت سے سری نگر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ ہونے کے باعث یورپین اقوام کے لئے یہ جگہ ایک اہم حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں پر جماعت کی تبلیغی و تربیتی ضروریات کے پیش نظر ایک مضبوط مرکز کی شدید ضرورت ہے۔ تاکہ آنے جانے والے زائرین کی صحیح راہنمائی بھی کی جا سکے اور پیغام حق بھی پہنچایا جا سکے۔

انہیں اغراض کو پورا کرنے کے لئے جماعت نے ایک عمدہ ٹکڑا زمین کا خرید رکھا ہے جس میں ایک چھوٹی سی مسجد موجود ہے۔ جو مقامی ضروریات کے لئے ناکافی ہے۔ چونکہ سلسلہ کی اہم ضروریات کے پیش نظر اس کی تعمیر و توسیع لازمی ہے جس کے اخراجات کا اندازہ تقریباً پچیس ہزار روپے ہے گو مقامی جماعتیں اپنی جگہ پوری کوشش کر رہی ہیں لیکن ان کے محدود مالی وسائل محدود ہونے کے باعث وہ اتنی خطیر رقم مہیا نہیں کر سکتے۔ اس لئے جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

مسجد کمیٹی نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ جو دوست مبلغ یکصد روپیہ یا زائد چندہ مسجد کیلئے دیں گے ان کے نام سنگ مرمر کی ہیٹوں پر کندہ کرا کر نصب کئے جائیں گے۔

جماعت کے مخیر احباب کی توجہ اس کار خیر کی طرف خاص طور پر مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے وعدے یا نقد ادائیگی کر کے نظارت ہذا کو بھی جلد سے جلد اطلاع دیں۔ تا یہ خانہ خدا کی تعمیر و تکمیل کا کام جلد انجام پا کر افضال الٰہی کا موجب ہو۔ اس کی جملہ رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام آنی چاہئیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو اطلاع دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۸۱۶ ۔ مکرم محمد شاہد ولد قریشی محمد الیاس صاحب قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن بریلی مکان نمبر ۷۹ نادر سٹریٹ۔ ڈاکخانہ و ضلع بریلی۔ صوبہ یو۔پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵ فروری ۱۹۷۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:

میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ اول۔ ایک گھڑی ہے قیمتی یکصد روپیہ۔ دوم۔ ایک انگوٹھی چاندی کی قیمتی ڈیڑھ روپیہ۔ سوم۔ سائیکل مندرجہ ۱۰۲۶۳ قیمتی پچاس روپیہ۔ میں نے بفضلہ تعالیٰ بی ایس سی کیا ہوا ہے اور نوکری کی تلاش میں ہوں۔ سو میں مذکورہ بالا جائداد منقولہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اس کے علاوہ جب ملازم ہو جاؤں گا تو میری ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ پر اور جب میں وفات پاؤں اور جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد قریشی محمد شاہد۔ گواہ شد چوہدری سعید احمد نائب ناظر امور عامہ قادیان ۵/۲/۷۱ گواہ شد عبد الرحمٰن (حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان)

وقفِ عارضی کے بارہ میں نہایت ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقدس و بابرکت تحریک وقفِ عارضی کی برکات، انوار اور افضال سے پوری طرح فیض حاصل کرنے کی پوری پوری جدوجہد کریں۔

یہ تحریک کوئی معمولی تحریک نہیں کہ اس کی طرف خاص توجہ نہ کی جائے۔ یہ منشاءِ الٰہی اور اسی وحدانیت کو زمین کے چپہ چپہ پر قائم کرنے کے لئے محبوب سبحانی کے ذریعہ جاری ہوئی۔ جس کے تازہ اور شیریں اثمار احبابِ جماعت کے سامنے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور پروانہ وار نثار ہوتے ہوئے لاکھوں فدائیانِ احمدیت نے اپنے اخلاص و محبت کے خدمات کا اظہار کرتے ہوئے دیوانہ وار حصہ لیا نہ صرف اندرونِ ملک تک ہی بلکہ بیرونِ ملک میں بھی اپنے ہی اخراجات پر وقت موعودہ تک خدمتِ دین اور اعلائے کلمہ اسلام میں مصروف رہے۔

اس بابرکت اور مقدس تحریک میں حصہ لینے کے باعث جن انوارِ الٰہی کے وہ مورد بنے اور فیوضِ خداوندی نے جس رنگ میں ان کا احاطہ کیا وہ محتاجِ تحدید نہیں۔ ان کی زندگیوں میں ایک روحانی انقلاب برپا ہوگیا۔ اور ان کا تعلق ایک زندہ اور حیّ و قیوم ہستی سے ایسا مضبوط ہو گیا جو قوتِ بیان سے باہر ہے۔ اور اس طرح وہ اس تحریک میں حصہ لے کر اپنی زندگیوں کے مقصد کو پا گئے۔

لہٰذا جملہ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور کوئی جماعت کا دوست اس نیکی سے محروم نہ رہے حسبِ استطاعت وقفِ عارضی میں ضرور شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضاء کو حاصل کرنے والے بنیں۔

اسی سلسلہ میں اسی اخبار میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کا خطبہ بھی شائع ہوا ہے۔ احباب اس کو غور سے پڑھیں اور جو پڑھنا نہیں جانتے وہ دوسروں سے سُنیں۔ اور صدر صاحبان، امراءِ کرام، سیکرٹریانِ تربیت اور مبلغینِ کرام اور معلّمینِ وقفِ جدید سے درخواست ہے کہ وہ اس خطبہ کو ہر فردِ جماعت کو سُنائیں۔ اور بار بار سُنائیں۔ اور پوری کوشش کریں۔ کہ جماعت کے فرد کثرت سے وقفِ عارضی میں حصہ لیں اور کوئی دوست حصہ لینے سے باہر نہ رہ جائے۔ مبلغین اور معلّمین اپنی رپورٹوں میں اپنی اس کارگزاری کا باقاعدہ ذکر کریں۔ اور باقاعدہ رپورٹ دیں۔

وقفِ عارضی کے بارہ میں جملہ شرائط نظارت ہذا سے طلب فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ایک ضروری وضاحت

مختلف جماعتوں کی طرف سے موصول ہونے والی رپورٹوں کی بدر میں اشاعت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بحیثیتِ مجموعی تمام جماعتوں کی حسنِ کارکردگی کا ریکارڈ محفوظ ہو جائے نیز دوسری جماعتوں کو ترغیب دلائی جائے۔ پس ایسی کارگزاری کی اشاعت مفید مقصد بن سکتی ہے جو بلا وجہ تاخیر [illegible] پڑے۔ مگر عموماً بعض جماعتیں یہی رپورٹیں اس قدر تاخیر سے بھجواتی ہیں کہ اشاعت کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اور خود جماعتوں [illegible] اشاعت کا شکوہ رہتا ہے۔ [illegible] جلسہ ہائے یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں موصولہ [illegible] گزشتہ دو اشاعتوں میں [illegible] کی جا چکی ہیں۔ [illegible] بعد ادارہ بدر کو جماعت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] یادگیر [illegible] سے کچھ مزید رپورٹیں بغرضِ اشاعت موصول ہوئی ہیں جن کی تفصیلی اشاعت مندرجہ بالا وضاحت کی روشنی میں ممکن نہیں۔ اُمید ہے کہ جماعتیں آئندہ رپورٹوں کی ترسیل کے سلسلہ میں اس [illegible] کو مدنظر رکھیں گی۔

(ایڈیٹر بدر)

ضروری اعلان برائے مبلّغینِ کرام

مبلغینِ کرام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چونکہ مالی سال کا آخر ہے ماہِ اپریل کی ۷۱-۴-۱۸ تاریخ تک اپنے بل سائر بذریعہ رجسٹری نظارت میں بھجوا دئے جائیں۔ معیّن اخراجات مثلاً کرایہ مکان۔ الاؤنس مبلغ وغیرہ سالم ماہ اپریل کے شامل کر لئے جائیں۔ وقت کے اندر بل ہائے سائر کا آنا ضروری ہے۔ بصورتِ دیگر ذمہ داری مبلغِ متعلقہ پر ہوگی۔

ناظرِ دعوت و تبلیغ قادیان

ایک ضروری اعلان

تقسیم ملک سے پہلے بُک ڈپو نظارت تالیف و تصنیف کے ماتحت ہوتا تھا۔ اور صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت تھا۔ لیکن تقسیم ملک کے بعد صدر انجمن احمدیہ نے بُک ڈپو کی جملہ کتب ایک فردِ واحد جناب عبد العظیم صاحب تاجرِ کتب کے پاس فروخت کر دیں۔ جناب عبد العظیم صاحب نے اس کا نام "احمدیہ بُک ڈپو" رکھا ہے۔ نظارت ہذا میں آمدہ خط و کتابت سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض احبابِ جماعت کو اس کا علم نہیں۔ اور وہ اسے باقاعدہ بُک ڈپو تالیف و تصنیف ہی سمجھتے اور لکھتے ہیں، جو صحیح نہیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلانِ ہذا احبابِ جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ احمدیہ بک ڈپو کا نظارت دعوۃ و تبلیغ اور تالیف و سے کوئی تعلق نہیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کا مطبوعہ لٹریچر قیمتاً اور بغرضِ تقسیم مفت نظارت کی لٹریچر برانچ سے مل سکتا ہے۔ لہٰذا ضرورت مند احباب لٹریچر منگواتے وقت احمدیہ بلش ڈپو اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کی لٹریچر برانچ کے فرق کو سمجھ کر معاملہ کیا کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ و تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ قادیان

ضرورتِ محرّرین

صدر انجمن احمدیہ قادیان کو چند کلرکوں کی ضرورت ہے۔ ابتدائی طور پر مبلغ ۹۰/ روپے دئے جائیں گے۔ امتحان سروس کمیشن کے بعد ۲۲۰-۶-۱۶۰-۵-۱۳۰-۴-۹۰ کے گریڈ میں فکس کر دیا جائے گا۔ مرکزِ سلسلہ میں خدمتِ دین کرنے کے خواہشمند احباب کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ ایسے احباب جو مولوی فاضل یا میٹرک ہوں اور خدمتِ سلسلہ کا شوق رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں امراء اور صدر صاحبان کی سفارش کے ساتھ جلد از جلد نظارت عُلیا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھجوا دیں۔

ناظرِ اعلیٰ قادیان

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکتا۔ اور یہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ نمبر ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA No. 1

ٹیلیفون نمبرز { 23—16552 23—5222 } تار کا پتہ:- "Autocentre"